لفظ ایہامی لفظ ہے کیونکہ خراب بمعنی مست و ویران آیا ہے - معنی اول یعنے مست کے لحاظ سے یہہ لفظ میکدہ اور مے کے ساتہہ مناسبت رکہتا ہے - کیونکہ شراب مستی آور اور مست کرنے والی چیز ہے - اور اس شعر مین معنی ثانی یعنے ویران مراد ہے - غبار مین حرف با ہے لہذا ہے اور با صنعت تضاد ہے - حاصل شعر یہہ کہ ہماری آنکہہ خون دل کی تلاش کر رہی ہے یعنے خون رونا چاہتی ہے -

باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل	ابر بہار خمکدہ کس کے دماغ کا

باستثنا وثوق صراحت کے اس شعر کے معنے کل شارحون نے غلط لکہے ہین -

وہ مری چین جبین سے غم پنہان سمجہا	راز مکتوب بہ بے ربطی عنوان سمجہا

یعنے معشوق نے میرے چین جبین کو دیکہکر یہہ سمجہا کہ مین غمگین ہون - دوسرے مصرع مین سمجہا کی جگہہ فہمید لکہدیجئے تو سالم مصرع فارسی بنجاتا ہے - مصرع راز مکتوب بہ بے ربطی عنوان فہمید - بعض کاتبون نے بہ کو بے یعنے پر کا مخفف لکہدیا ہے جس سے دوسرا مصرع بے معنے ہوگیا تہا یہہ بہ تعلیل کے لئے یعنے بمعنی از آیا ہے - بہ بے ربطی عنوان یعنے بسبب بے ربطی عنوان کے سمجہا کا فاعل معشوق ہے - غم پنہان یعنے غم دل -

بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرم خرام	رخ پہ ہر قطرہ عرق دیدۂ حیران سمجہا

معشوق کی بدگمانی نے معشوق کو سرگرم خرام نہچاہا - یعنے معشوق جو سرگرم خرام نہین ہوتا ہے اسکی وجہ کیا ہے - ؟ اُسکا سبب یہہ ہے کہ مشی اور سرگرمی رفتار سے چہرہ پر پسینہ آتا ہے اور پسینے کے قطرے آنکہون سے کسیقدر متشابہت اور ہمشکلی رکہتے ہین تو معشوق نے بوجہ بدگمانی کے اُن قطرون کو اپنے عاشقون کی آنکہین تصور کرلین اور یہہ سمجہا کہ راہ چلنے مین اسکے چہرے پر اپنے عاشقون کی آنکہین لگ جاتی ہین لہذا سرگرم خرام نہوا - دیدۂ حیران = یعنے دیدۂ حیران عاشق کا جو معشوق کے حسن و جمال و ناز و انداز کو دیکہکر محض حیران اور مبہوت و بے حس ہوگیا ہے -

عجز سے اپنے یہہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا	نبض خس سے تپش شعلۂ سوزان سمجہا

یعنے معشوق سرکش کے سامنے عاجزی و انکساری بیکار و فضول ہے جیسے فارسی کا شاعر کہتا ہے ۵ اظہار عجز پیش ستم پیشہ چارہ نیست * اشک کباب باعث طغیان آتش است * تپش تپیدن کا حاصل بالمصدر ہے تپیدن یعنے تڑپنا - لفظ تپش نبض کے ساتہہ مناسبت رکہتا ہے - کیونکہ نبض مین تڑپ اور حرکت ہوتی ہے شاعر کہتا ہے کہ جسطرح شعلہ خس کو جلا دیتا ہے اوسیطرح معشوق افروختہ میری عاجزی سے زیادہ بدخو ہوتا ہے

سفر عشق مین کی ضعف نے راحت طلبی	ہر قدم سایہ کو مین اپنے شبستان سمجہا

مصرع از ضعف ہر جا کہ نشستیم وطن شد - کا مضمون ہی شبستان بمعنی راحت

راست ہوتی ہے اور سایہ کو ضعف کے ساتھہ تشبیہ دیا ہے کیونکہ وہ بھی افتادہ ہوتا ہے ضعیفون کیطرح - اور سفر مین چلنا ہوتا ہے لہذا یہہ لف و نشر مرتب ہوا -

تھا گریزان مژہ یار سے دل تا دم مرگ ۔۔۔ دفع پیکان قضا اسقدر آسان سمجھا

اس شعر مین پیکان قضا اور دم مرگ اور مژۂ یار ایسے الفاظ ہین کہ اُن کے ساتھہ لفظ زخم کمال درجہ کی مناسبت و لطافت و نزاکت رکھتا ہے لہذا حضرت قبلگاہی مولانا والد مرحوم و مغفور کا دخل قابل تعریف ہے - لفظ زخم کی مناسبت سے اس موقع پر شاعر نازک خیال کا ذہن ہی محظوظ ہو سکتا ہے - دفع کا لفظ بھدا ہے - اور لطف یہہ معنی مین کوئی نقصان نہین آتا یعنے دل نے تا دم مرگ یہہ سمجھا کہ مژۂ یار سے بھاگ جاؤنگا تو زخم پیکان قضا سے محفوظ رہونگا - حقیقت مین حضرت والد مرحوم کا یہہ نسخہ قابل داد و انصاف ہے نہ لایق گرفت وگرنہ مرزا غالب دہلوی کوئی پیغمبر نہین تھے جو اول سے آخر تک معصوم اور غلطی سے محفوظ رہ سکتے - مژہ کی تشبیہ نشتر کے ساتھہ دیجاتی ہے اور نشتر کا کام زخم کرنیکا ہے - مرگ بعض وقت زخم سے واقع ہوتا ہے - اور پیکان کا یہہ کام ہے کہ زخم کرے - ان وجوہات سے زخم کا لفظ مناسب ہے -

دل دیا جان کے کیون اسکو وفادار اسد ۔۔۔ غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا

یعنے معشوق بیوفا ہے اُسکو جو وفادار سمجھا تو یہہ غلطی کی اور معشوق بیوفا کو وفادار جاننا ایسی غلطی ہے جیسے کوئی شخص نادانی سے کافر کو مسلمان سمجھے - اسد = منادی ہے یعنے اے اسد - اُسکو = یعنے معشوق بیوفا کو پہلے مصرع کا مضمون اسطرح ہے کہ اے اسد کیون اُسکو یعنے معشوق کو وفادار سمجھکر تو نے اپنا دل دے دیا - کافر اور مسلمان صنعت تضاد ہے جسکا دوسرا نام طباق ہے - جان کے = یعنے سمجھکر اور جان بمعنی روح بھی آیا ہے - اور یہہ دوسرے معنے یعنے روح جو یہان غیر مقصود اور نامطلوب ہین لفظ دل کے ساتھہ مناسبت رکھتے ہین - کیونکہ دل اور جان لازم و ملزوم چیزین ہین اور روح کا مقام دل ہے لہذا لفظ جان سے اس شعر مین صنعت ایہام التناسب پیدا ہو گئی - شعر صاف اور نہایت عمدہ بلکہ لاجواب ہے -

دیکھکر غیر کو ہو کیون نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا ولے طالب تاثیر بھی تھا

کلیجا ٹھنڈا ہونا محاورہ ہے اسکے معنے ہین مراد برآنا - خوش ہونا - آرام پانا -

پیشے مین عیب نہین رکھئیے نہ فرہاد کو نام
ہم ہی آشفتہ سرون مین وہ جوان میر بھی تھا

پیشہ = پیشہ یہی کہ فرہاد نے سنگ تراشی کا کام کیا تہا - کسیکو نام رکہنا = محاورہ ہے - اسکے معنے ہین کسیکو عیب لگانا - بدنام کرنا - برا کہنا - آشفتہ سر = دیوانہ -

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی
مین دل ہون فریب وفا خوردگان کا